11

سلسلة اربعينات الحديث النبوي

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امرأً سَمِعَ مِنَّا شَيئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

أربعون حديثا في فضائل القرآن

اربعینِ فضائلِ قرآن

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

11
سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثا
فی فضائل القرآن

اربعینِ فضائلِ قرآن

تالیف:
ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ
شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز-لاہور
www.assunnah.live

نام کتاب: اربعینِ فضائلِ قرآن

تألیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اهتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰہِ بِإِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَہٗ -وَھُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾ [الجمعۃ : 2]۔ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحَابَتِہٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْھِمْ وَمَنْ تَبِعَھُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ

﴿ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ۝۲ ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ۝۵۲ ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝۶۷ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچادیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخارى، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ ... الآية ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَيُسْمَعُ مِنكُمْ وَيُسْمَعُ مِمَّنْ يَسْمَعُ مِنْكُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

''عِلْمُ الْحَدِيْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰى رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَكَيْفَ لَا يَكُوْنُ؟ هُوَ بَيَانُ طُرُقِ خَيْرِ الْخَلْقِ وَأَكْرَمِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ''

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهٗ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"[1]

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰى يُبَلِّغَهٗ غَيْرَهٗ۔۔۔))[2]

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ۔۔۔))

---

1. معرفة علوم الحديث، ص : 63۔
2. سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحدیث : 2668، عن زید بن ثابت۔

’’اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔‘‘

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

’’هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔‘‘ [1]

’’وہ اہل حدیث ہیں۔‘‘

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ۔ قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ۔‘‘ [2]

’’اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔‘‘

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

’’میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔‘‘

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ’’فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ‘‘ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ’’وَكُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا‘‘ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ’’قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ‘‘ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ’’كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ‘‘ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ’’اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ‘‘ کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِیْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِیْنَ إِلٰی مَنَازِلِ الْمُتَّقِیْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِیْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِیْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِیَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِیَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ" اور ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْكُبْرٰی لِلْبَیْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے موقّر مجلہ "دعوت اہل حدیث" میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِیْ صَلَاحًا

ہمارے زیرسایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "اَلْأَرْبَعُوْنَ فِيْ فضائل القرآن" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ۔

وکتبہ

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدَهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَمَّا بَعْدُ:

بَابُ تَاثِيْرِ الْقُرْآنِ

قرآن مجید کی تاثیر کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ﴾ [الحشر : 21]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم دیکھتے کہ وہ اللہ کے خوف سے دبا جارہا ہے اور پھٹا پڑتا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِذَا سَمِعُوْا مَاۤ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ ۚ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ﴿۸۳﴾﴾ [المائدة : 83]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب وہ اس کلام کو سنتے ہیں جو اس کے رسول کی طرف نازل ہوا ہے تو تم دیکھتے ہو کہ حق شناسی کے اثر سے ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں اور وہ پکار اٹھتے ہیں: اے ہمارے پروردگار! ہم ایمان لائے ہمارا نام گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔''

حدیث: 1

((عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِي هُودٌ، وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ

وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ))[1]

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو بوڑھے ہوگئے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے سورہ ہود، سورہ واقعہ، سورہ مرسلات، سورہ نباء اور سورہ تکویر نے بوڑھا کر دیا ہے۔''

حدیث 2:

((وَعَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ بِالنَّجْمِ وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالإِنْسُ۔))[2]

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ نجم کی تلاوت کے بعد سجدہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سارے مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں نے سجدہ کیا۔''

حدیث 3:

((وَعَنْهُ، اَنَّ رَجُلًا اَتٰی رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ! اِنِّی اَرٰی اللَّيْلَةَ فِیْ الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطِفُ السَّمْنَ وَالْعَسَلَ فَاَرٰی النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا بِاَيْدِيهِمْ فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ قَالَ اَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! بِاَبِی اَنْتَ وَاللّٰهِ! لَتَدَعَنِّی فَلَاَعْبُرَنَّهَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اعْبُرْهَا قَالَ اَبُوبَكْرٍ رضی اللہ عنہ اَمَّا الظُّلَّةُ فَظُلَّةُ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الَّذِی يَنْطِفُ مِنَ السَّمْنِ وَالْعَسَلِ فَالْقُرْآنُ حَلَاوَتُهُ وَلِينُهُ وَاَمَّا مَا يَتَكَفَّفُ النَّاسُ مِنْ ذٰلِكَ

---

[1] سنن ترمذی، ابواب تفسیر القرآن، باب سورة الواقعة، رقم الحدیث : 3297۔ سلسلة الصحيحة، رقم : 900۔

[2] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، سورة النجم، باب فاسجدوا للّٰه واعبدوه، رقم الحدیث : 4862۔

فَالْمُسْتَكْثِرُ مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے رات خواب میں دیکھا ہے کہ بادل سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے اور لوگ اس سے اپنے ہاتھوں کے لپ میں لے رہے ہیں کوئی کم لیتا ہے اور کوئی زیادہ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان واللہ! مجھے اس خواب کی تعبیر بیان کرنے کی اجازت دیجیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا! بتاؤ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: بادل تو اسلام ہے۔ اور بادل سے ٹپکنے والے گھی اور شہد سے مراد قرآن مجید کی حلاوت اور شیرینی ہے۔ اور کم یا زیادہ حاصل کرنے سے مراد قرآن مجید کم یا زیادہ یاد کرنا ہے۔''

بَابُ فَضْلِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ

قرآن مجید کے فضائل کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۝١ وَ مَآ اَدْرٰىكَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝٣﴾ [القدر : 1-3]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل کیا اور تو کیا جانے کہ شب قدر کیا ہے؟ شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر رات ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَّ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَ مَاۤ اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَ الْحِكْمَةِ یَعِظُكُمْ بِهٖ﴾ [البقرة : 231]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور یاد کرو اس نعمت کو جو اس نے تم کو عطا کی۔ اور اللہ تمہیں نصیحت کرتا ہے کہ اس نے کتاب (یعنی قرآن) اور حکمت (یعنی

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الرؤیا، باب فی تاویل الرؤیا، رقم الحدیث : 5928۔

حدیث) سے جو کچھ نازل کیا ہے اسے یاد رکھو۔“

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿الٓمّٓ ۚ ﴿١﴾ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ ۚ فِيْهِ ۛ ۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٢﴾ ﴾

[البقرة : 231]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”الٓمّٓ (حروف مقطعات، اللہ تعالیٰ جانتا ہے)، اس کتاب کے اللہ کی کتاب ہونے میں کوئی شک نہیں، پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی ہے۔“

حدیث 4:

((وَعَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم: اُعْطِيْتُ مَكَانَ التَّوْرَارةِ السَّبْعَ الطِّوَالَ وَمَكَانَ الزَّبُوْرِ الْمِئِيْنَ وَمَكَانَ الْاِنْجِيْلِ الْمَثَانِیْ وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ)) [1]

”اور حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تورات کی جگہ مجھے سبع طوال سورتیں دی گئی ہیں اور انجیل کی جگہ سورہ فاتحہ دی گئی ہے اور مفصل سورتیں (زائد دے کر) مجھے فضیلت عطا کی گئی ہے۔“

حدیث 5:

((وَعَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ: اِقْرَئُوا الْقُرْآنَ فَاِنَّهٗ يَاْتِیْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ)) [2]

”اور حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: قرآن پڑھا کرو، وہ قیامت کے روز اپنے پڑھنے والوں کے لیے سفارشی بن کر آئے گا۔“

---

[1] سلسلة احاديث الصحيحة، للالبانی، رقم الحديث : 1480۔

[2] صحيح مسلم، كتاب فضائل القرآن، باب فضل القرآن وسورة البقرة، رقم الحديث : 1874۔

حدیث :6

((وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْقُرْآنُ شَافِعٌ مُشَفَّعٌ وَمَا حِلٌّ مُّصَدَّقٌ مَنْ جَعَلَهٗ اَمَامَهٗ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَنْ جَعَلَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ سَاقَهٗ اِلَى النَّارِ))[1]

''اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے روز) قرآن مجید سفارش کرے گا اور اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔ (پڑھنے والوں کے حق میں) جھگڑا کرے گا اور اپنی بات منوائے گا۔ جس نے قرآن مجید کو اپنا پیشوا اور رہبر بنایا اسے جنت کی طرف لے جائے گا۔ اور جس نے اسے پیٹھ پیچھے ڈال دیا اسے جہنم میں لے جائے گا۔''

حدیث :7

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيُثَوِّرِ الْقُرْآنَ فَاِنَّ فِيْهِ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ))[2]

''اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو شخص علم حاصل کرنا چاہے اسے قرآن میں غور وفکر کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ قرآن مجید میں پہلے اور پچھلے تمام علوم موجود ہیں۔''

حدیث :8

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنِّیْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ شَيْئَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِیْ))[3]

---

1. صحیح ابن حبان: 331/1۔ ابن حبان نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
2. مجمع الزوائد، کتاب التفسیر، باب سورة الواقعة، رقم الحدیث : 11667۔
3. صحیح الجامع الصغیر، للالبانی، رقم الحدیث : 2937۔

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر ان پر عمل کرو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت۔''

حدیث :9

((وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اَمَا اِنَّ نَبِيَّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم قَدْ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ آخَرِيْنَ)) [1]

''اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آگاہ رہو اور تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے بعض لوگوں کو غلبہ اور عروج عطا فرماتا ہے، اور بعض لوگوں کو ذلیل اور رسوا کرتا ہے۔''

حدیث :10

((وَعَنْ أَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِىٌّ إِلَّا أُعْطِىَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِى أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَىَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام انبیاء کو ایسے معجزات دیئے گئے جنہیں دیکھ کر (اس زمانہ کے) لوگ ایمان لائے لیکن مجھے جو معجزہ دیا گیا ہے وہ قرآن سے بذریعہ وحی دیا گیا (جس سے قیامت تک لوگ متاثر ہوتے رہیں گے لہٰذا) مجھے امید ہے کہ قیامت کے روز مجھ پر ایمان لانے والے تعداد میں سب سے زیادہ ہوں گے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب فضل من یقوم بالقرآن، رقم الحدیث :1897.

[2] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب کیف نزل الوحی، رقم : 4981۔

بَابُ فَضْلِ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ

تلاوتِ قرآنِ مجید کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَّ عَلَانِيَةً يَّرْجُوْنَ تِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ ۝ لِيُوَفِّيَهُمْ اُجُوْرَهُمْ وَ يَزِيْدَهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّهٗ غَفُوْرٌ شَكُوْرٌ ۝ ﴾ [الفاطر : 29۔ 30]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں رزق دیا ہے اس میں سے خفیہ اور علانیہ خرچ کرتے ہیں وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جن میں کوئی خسارہ نہیں ہوگا، اللہ تعالیٰ ان کو بھرپور اجر عطا فرمائے گا، اپنے فضل سے ان کے اجر میں اضافہ بھی فرمائے گا، بے شک وہ بڑا بخشن ہار اور قدر فرمانے والا ہے۔''

وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۝ ﴾ [الرعد : 28]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آگاہ رہو، سکونِ قلب اللہ کے ذکر سے ملتا ہے۔''

حدیث: 11

((وَعَنِ الْبَرَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ وَإِلَى جَانِبِهِ حِصَانٌ مَرْبُوطٌ بِشَطَنَيْنِ فَتَغَشَّتْهُ سَحَابَةٌ فَجَعَلَتْ تَدْنُو وَتَدْنُو وَجَعَلَ فَرَسُهُ يَنْفِرُ فَلَمَّا أَصْبَحَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ بِالْقُرْآنِ۔)) [1]

---

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل سورۃ الکهف، رقم الحدیث : 5011۔

''اور حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی سورہ کہف کی تلاوت کر رہا تھا اور اس کے پاس ایک گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ دوران تلاوت ایک بادل سا آیا اور اس نے گھوڑے کو ڈھانپ لیا اور وہ بادل آہستہ آہستہ اس کے قریب آنے لگا۔ گھوڑا اسے دیکھ کر بدکنے لگا۔ جب صبح ہوئی تو وہ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ سکینت ہے جو تلاوت قرآن کی وجہ سے نازل ہوتی ہے۔''

حدیث :12

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ: الٓمٓ حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ))[1]

''اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ تعالیٰ کی کتاب سے ایک حرف پڑھا اس کے لیے ایک نیکی ہے۔ اور ایک نیکی کا بدلہ دس گناہ ہے۔ الٓمٓ سے مراد ایک حرف نہیں بلکہ الف ایک حرف، لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔''

حدیث :13

((وَعَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْأُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ وَالَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا

[1] سنن ترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء فی من قرء حرفا من القرآن، رقم : 2910۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِی یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الرَّیْحَانَةِ رِیحُهَا طَیِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْفَاجِرِ الَّذِی لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ کَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَلَا رِیحَ لَهَا۔)) [1]

''اور حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے مومن کی مثال میٹھے لیموں کی سی ہے۔ اس کا ذائقہ بھی اچھا اور خوشبو بھی اچھی ہے۔قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والے مومن کی مثال کھجور کی سی ہے اس کا ذائقہ تو اچھا ہے لیکن خوشبو نہیں ہے۔قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے گناہ گار آدمی کی مثال ریحان کی سی ہے جس کی خوشبو اچھی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت نہ کرنے والے گناہ گار کی مثال اندرائن (کڑوے پھل کا نام) کی سی ہے جس کا ذائقہ بھی کڑوا ہے اور خوشبو بھی نہیں ہے۔''

حدیث: 14

((وَعَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَقُولُ لَا حَسَدَ إِلَّا عَلَی اثْنَتَیْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْکِتَابَ وَقَامَ بِهِ آنَاءَ اللَّیْلِ وَرَجُلٌ أَعْطَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یَتَصَدَّقُ بِهِ آنَاءَ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ۔)) [2]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ دو آدمیوں پر رشک کرنا جائز ہے: (1) وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے

---

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل القرآن علی سائر الکلام، رقم الحدیث: 5020۔

[2] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب اغتباط صاحب القرآن، رقم الحدیث: 5025۔

قرآن دیا ہو اور وہ راتوں کو بھی اس کی تلاوت کرتا اور اس پر عمل کرتا ہو۔ اور (2) وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ دن رات اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہو۔"

حدیث: 15

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: الْمَاهِرُ بِالْقُرْآنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِى يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَتَتَعْتَعُ فِيهِ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهُ أَجْرَانِ)) [1]

"اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید کی تلاوت میں مہارت رکھنے والا شخص لکھنے والے عزت دار فرشتوں کے ساتھ ہے۔ اور وہ شخص جو تلاوت کرنے میں اٹکتا ہے اور تلاوت کرنے میں دقت محسوس کرتا ہے اس کے لیے دو اجر ہیں۔"

حدیث: 16

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُّحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَلْيَقْرَاْ فِىْ الْمُصْحَفِ)) [2]

"اور حضرت عبد اللہ (بن مسعود) رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرنا چاہے اسے قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیے۔"

حدیث: 17

((وَعَنْ أَبِىْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُحِبُّ

(1) صحيح مسلم، كتاب فضائل القرآن، باب فضل الماهر بالقرآن، رقم الحديث: 1862۔

(2) سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم الحديث: 2342۔

أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيهِ ثَلَاثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ؟ قُلْنَا: نَعَمْ! قَالَ: فَثَلَاثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلوتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلَاثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ جب اپنے گھر واپس جائے تو تین موٹی موٹی خوب صحت مند اونٹنیاں پائے؟ ہم نے عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''قرآن مجید کی تین آیتوں کی اپنی نماز میں تلاوت کرنا ان تین اونٹنیوں سے بھی بہتر ہے۔''

بَابُ آدابِ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ

تلاوتِ قرآن مجید کے آداب کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ﴾ [النحل : 98]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور قرآن پڑھتے وقت اللہ کی پناہ طلب کرو۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۝۴﴾ [المزمل : 4]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور قرآن مجید خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا﴾ [الاسراء : 109]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اور علم والے جب یہ قرآن سنتے ہیں تو) منہ کے بل روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں اور اس سے ان کے خشوع میں اور بھی اضافہ ہوتا ہے۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ المسافرین، باب فضل القرائۃ القرآن فی صلاتہ، رقم الحدیث : 1872۔

حدیث:18

((وَعَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ النَّبِیُّ ﷺ بِاٰیَةٍ حَتّٰی اَصْبَحَ یُرَدِّدُهَا وَالْاٰیَةُ ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۱۱۸﴾)) [1]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل میں ایک ہی آیت کو صبح تک دہراتے رہے، وہ آیت یہ ہے: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۱۱۸﴾ ترجمہ: یا اللہ! اگر تو انہیں عذاب دے تو یہ تیرے بندے ہیں۔ اور اگر انہیں معاف فرما دے تو یقینا زبردست حکمت والا ہے۔''

حدیث:19

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْءٍ مَا اَذِنَ لِنَبِیٍّ حَسَنِ الصَّوْتِ یَتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ)) [2]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اتنی توجہ سے نہیں سنتا جتنی توجہ سے نبی کا خوش الحانی سے قرآن مجید پڑھنا سنتا ہے۔''

حدیث:20

((وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ:

---

[1] سنن ابن ماجه، کتاب إقامة الصلوٰت، باب ما جاء فی القراء ة فی صلاة اللیل، رقم الحدیث : 1300۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] صحیح مسلم، کتاب فضائل القرآن، باب استحباب تحسین الصوت بالقرآن، رقم الحدیث : 1845۔

يَقُولُ اَلْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ))[1]

''اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اونچی آواز میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے والا ایسا ہے جیسے اعلانیہ خرچ کرنے والا۔ اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے خفیہ خرچ کرنے والا۔''

حدیث: 21

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا مَرَّ بِآيَةِ خَوْفٍ تَعَوَّذَ، وَاِذَا مَرَّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ سَاَلَ، وَاِذَا مَرَّ فِيهَا تَنْزِيهُ اللّٰهِ سَبَّحَ))[2]

''اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (دوران تلاوت) جب خوف کی آیت سے گزرتے تو (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ کہہ کر) اللہ سے پناہ طلب کرتے، جب اللہ کی رحمت کی آیت سے گزرتے (اَسْئَلُ اللّٰهُ کہہ کر) اللہ کی رحمت کا سوال کرتے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی والی آیت سے گزرتے تو (سُبْحَانَ اللّٰهِ کہہ کر) اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی بیان فرماتے۔''

حدیث: 22

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَمْ يَفْقَهْ مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ فِي اَقَلَّ مِنْ ثَلَاثٍ))[3]

---

1. سنن ترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب من قرأ القرآن فلیسأل اللّٰہ بہ، رقم الحدیث: 2919۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
2. صحیح الجامع الصغیر، رقم الحدیث: 4658۔
3. سنن ترمذی، أبواب القراء ت، باب فی کم اقرأ القرآن، رقم الحدیث: 2949۔ سلسلة الصحیحة، رقم: 1513۔

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جس نے قرآن مجید کو تین دن سے کم میں ختم کیا اس نے قرآن کو نہیں سمجھا۔''

بَابُ اَحْكَامِ سَجْدَةِ التِّلَاوَةِ

سجدہ تلاوت کے احکام کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ
يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ وَّ يَقُوْلُوْنَ سُبْحٰنَ رَبِّنَاۤ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا
لَمَفْعُوْلًا ﴿۱۰۸﴾ وَ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَ يَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴿۱۰۹﴾ السجدۃ﴾

(بنی اسرائیل : 107۔ 109)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک جن لوگوں کو اس سے پہلے علم دیا گیا تھا، جب ان کے سامنے اس کی تلاوت کی جاتی ہے تو وہ ٹھڈیوں کے بل سجدے میں جا گرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہمارا رب ہر عیب سے پاک ہے، بے شک ہمارے رب کا وعدہ پورا ہو کر رہتا ہے۔ اور وہ ٹھڈیوں کے بل سجدے میں گر کر روتے ہیں، اور قرآن اُن کے خشوع کو اور بڑھا دیتا ہے۔''

حدیث: 23

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَقْرَأُ سُوْرَةً فِيْهَا سَجْدَةٌ فَيَسْجُدُ وَنَسْجُدُ مَعَهٗ))[1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے سجدہ کی آیت پر آتے تو سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سجدہ کرتے۔''

[1] مختصر صحیح مسلم، للالبانی، رقم الحدیث : 353۔

حدیث: 24

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا، قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ بِاللَّيْلِ: "سَجَدَ وَجْهِي لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ")) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل کے دوران جب سجدہ تلاوت کرتے تو فرماتے: ''میرے چہرے نے اس ہستی کو سجدہ کیا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت وقدرت سے اس میں کان اور آنکھیں بنائیں۔''

بَابُ فَضْلِ تَعَلُّمِ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ

قرآن مجید سیکھنے کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿الرَّحْمٰنُ ۝١ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ۝٢ خَلَقَ الْاِنْسَانَ ۝٣ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝٤﴾ (الرحمٰن: 1 تا 4)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''نہایت مہربان اللہ ہے، جس نے قرآن سکھایا، اس نے انسان کو پیدا کیا، اسے قوتِ گویائی دی۔''

حدیث: 25

((وَعَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَيْرُكُمْ مَّنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ)) [2]

''اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔''

---

[1] سنن الترمذی، ابواب الدعوات، رقم الحدیث: 2723۔ صحیح ابوداؤد، رقم: 1247۔

[2] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمه، رقم الحدیث: 5027۔

حدیث: 26

((وَعَنْ اَبِیْ دَرْدَاءٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ يَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِى السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى الْحِيْتَانِ فِى الْمَاءِ)) [1]

''اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص علم کی خاطر سفر طے کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے۔ فرشتے طالب علم سے خوش ہو کر اپنے پر (اس کے قدموں کے نیچے) بچھاتے ہیں۔ طالب علم کے لیے زمین و آسمان کی ہر چیز حتی کہ پانی کے اندر مچھلیاں بھی مغفرت کی دعا کرتی ہیں۔''

فَضْلِ تَعْلِیْمِ الْقُرْآنِ الْمَجِیْدِ

قرآن مجید سکھانے کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ (الجمعة : 2)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر و شرک

---

[1] سنن ابن ماجة، كتاب السنة، باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، رقم الحديث : 223ـ صحيح الترغيب والترهيب : 68/33/1ـ

کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

حدیث: 27

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ جَاءَ مَسْجِدِی هَذَا لَمْ يَأْتِهِ إِلَّا لِخَيْرٍ يَتَعَلَّمُهُ أَوْ يُعَلِّمُهُ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الْمُجَاهِدِ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ وَمَنْ جَاءَ لِغَيْرِ ذَلِكَ فَهُوَ بِمَنْزِلَةِ الرَّجُلِ يَنْظُرُ إِلَى مَتَاعِ غَيْرِهِ))۔ [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جو شخص بھلائی سیکھنے یا سکھانے کی غرض سے میری اس مسجد میں آئے اس کا درجہ مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے۔ اور جو شخص اس کے علاوہ کسی دوسرے (دنیاوی) مقصد کے لیے آئے اس کی مثال اس شخص کی ہے جس کی نظر دوسرے کے مال پر ہو۔''

حدیث: 28

((وَعَنْهُ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ، اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ)) [2]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

[1] سنن ابن ماجة، كتاب السنة باب فضل العلماء والحث على طلب العلم، رقم الحديث : 227۔ صحيح الترغيب : 83۔

[2] صحيح مسلم، كتاب الوصية، باب ما يلحق الانسان من الثواب بعد وفاته، رقم : 4223۔

جب انسان مرتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ البتہ تین چیزوں کا ثواب جاری رہتا ہے۔ (1) صدقہ جاریہ (2) علم، جس سے دوسرے لوگ فائدہ اٹھائیں اور (3) نیک اولاد جو (اپنے والدین کے لیے) دعا کرے۔''

بَابُ فَضْلِ حِفْظِ الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ عَنْ ظَهْرِ الْقَلْبِ

قرآن مجید یاد کرنے کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۹ ﴾

(الحجر : 9)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: بے شک ہم نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔''

حدیث :29

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ: يُقَالُ ---يَعْنِيْ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ --- اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِيْ الدُّنْيَا مَنْزِلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُ بِهَا)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے روز) صاحب قرآن سے کہا جائے گا قرآن مجید پڑھ اور (درجات) چڑھتا جا۔ اور اسی طرح ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جس طرح تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ تیرا درجہ وہاں ہے جہاں تیری آخری آیت ختم ہوگی۔''

---

[1] سنن ترمذی، ابواب فضائل القرآن، باب ما جاء فيمن قرأ من القرآن ماله من الاجر، رقم : 2914۔ سلسلة الصحيحة، رقم : 2240۔

بَابُ الْاَمْرِ بِتَعَهُّدِ الْقُرْآنِ الْمَجِيْدِ لِمَنْ حَفِظَهٗ

یادشدہ قرآن مجید کی حفاظت کرنے کا اہتمام

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿ وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ
یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰی ﴿١٢٤﴾ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰی وَ قَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا ﴿١٢٥﴾ قَالَ
كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا ۚ وَ كَذٰلِكَ الْیَوْمَ تُنْسٰی ﴿١٢٦﴾ ﴾

[طٰهٰ : 124ـ 126]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور جو شخص میرے ذکر سے روگردانی کرے گا، وہ دنیا میں تنگ حال رہے گا، اور قیامت کے دن ہم اُسے اندھا اُٹھائیں گے، وہ کہے گا، میرے رب! تو نے مجھے اندھا کیوں اٹھایا ہے؟ دنیا میں تو میں خوب دیکھنے والا تھا۔ اللہ کہے گا، اسی طرح تمہارے پاس آیتیں آئی تھیں تو تم نے انہیں بھلا دیا تھا، اور اسی طرح آج بھلا دیے جاؤ گے۔‘‘

حدیث :30

((وَعَنْ اَبِیْ مُوْسٰی بْنِ عُقْبَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: تَعَاهَدُوْا هٰذَا الْقُرْآنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَلُّتًا مِنَ الْاِبِلِ فِیْ عُقُلِهَا)) [1]

’’اور حضرت ابوموسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن کی حفاظت کرو۔ اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے کہ اونٹ کی نسبت قرآن اپنے بندھن سے جلدی بھاگتا ہے۔‘‘

[1] صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، ابواب فضائل القرآن، باب الامر بتعهد القرآن، رقم الحدیث : 1844۔

حدیث:31

((وَعَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الرُّؤْیَا قَالَ أَمَّا الَّذِی یُثْلَغُ رَأْسُهُ بِالْحَجَرِ فَإِنَّهُ یَأْخُذُ الْقُرْآنَ فَیَرْفِضُهُ وَیَنَامُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ۔))[1]

''اور حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ خواب کی حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قرآن یاد کر کے بھلا دیتا ہے اور فرض نماز پڑھے بغیر سو جاتا ہے اس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا۔''

باب فَضْلُ اِسْتِمَاعِ الْقُرْآنِ وَاِسْمَاعِهٖ

قرآن مجید سننے اور سنانے کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ۝۲۰۴﴾ [الاعراف : 204]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے توجہ سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔''

حدیث:32

((وَعَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ وَفَرَسُهُ مَرْبُوطَةٌ عِنْدَهُ إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الجمعة، ابواب التهجد، باب عقد الشیطان علی قافیة الرأس، رقم الحدیث : 1143۔

قَرِيبًا مِنْهَا فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ فَلَمَّا اجْتَرَّهُ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: "اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ" قَالَ: فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَنْ تَطَأَ يَحْيَى وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَانْصَرَفْتُ إِلَيْهِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا مِثْلُ الظُّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ الْمَصَابِيحِ فَخَرَجَتْ حَتَّى لَا أَرَاهَا قَالَ: "وَتَدْرِي مَا ذَاكَ؟" قَالَ: لَا، قَالَ: تِلْكَ الْمَلَائِكَةُ دَنَتْ لِصَوْتِكَ وَلَوْ قَرَأْتَ لَأَصْبَحَتْ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ)) [1]

''اور حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ رات کے وقت سورہ البقرہ کی تلاوت کر رہے تھے ان کا گھوڑا پاس بندھا ہوا تھا اچانک گھوڑا بدکنے لگا حضرت اسید رضی اللہ عنہ رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے دوبارہ پڑھنا شروع کیا تو گھوڑا بدکنے لگا۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا۔ دوبارہ تلاوت شروع کی تو گھوڑا پھر بدکنے لگا۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب ہی تھا انہیں خدشہ ہوا کہ کہیں اسے نقصان نہ پہنچائے چنانچہ اسے اپنے پاس بٹھا لیا۔ حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی تو ایک سائبان نظر آیا حضرت اسید رضی اللہ عنہ اسے مسلسل دیکھتے رہے حتّٰی کہ وہ غائب ہو گیا۔ صبح ہوئی تو حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حضیر کے بیٹے! قرآن پڑھتے رہا کرو، اے حضیر کے بیٹے! قرآن پڑھتے رہا کرو۔ (یہ تمہاری سعادت کی بات ہے جو پیش آتی ہے) حضرت اسید رضی اللہ عنہ

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب نزول السکینۃ والملائکۃ عند قراءۃ القرآن، رقم الحدیث: 5018۔

نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں تو ڈر گیا تھا کہ کہیں گھوڑا یحییٰ کو کچل ہی نہ دے وہ گھوڑے کے بالکل قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔ چنانچہ میں نے سر اٹھا کر اس کی طرف توجہ کی (اور اسے اپنے پاس کرلیا)۔ پھر میں نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا تو مجھے سائبان نظر آیا جس میں چراغوں جیسی کوئی چیز روشن تھی۔ میں (گھر سے) باہر نکلا (تاکہ اچھی طرح اسے دیکھ سکوں) لیکن وہ غائب ہو گیا، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ فرشتے تھے جو تمہاری (اچھی) آواز سن کر قریب آ گئے تھے۔ اگر تو قرآن پڑھتا رہتا تو صبح کے وقت لوگ بھی ان فرشتوں کو دیکھ لیتے اور وہ لوگوں کی نظروں سے غائب نہ ہوتے۔''

بَابُ فِضْلِ الْوَالِدَيْنِ لِتَعْلِيْمِ وَلَدِهَا

اپنی اولاد کو قرآن مجید کی تعلیم دلوانے کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۚ﴿۱﴾ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۚ﴿۲﴾ اِقْرَاْ وَ رَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۙ﴿۳﴾ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۙ﴿۴﴾ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ؕ﴿۵﴾ ﴾ [العلق : 1 تا 5]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے پیغمبر! آپ پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا ہے۔ اس نے آدمی کو غلیظ منجمد خون سے پیدا کیا ہے، پڑھیے اور آپ کا رب بے پایاں کرم والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعہ علم دیا اس نے آدمی کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔''

حدیث: 33

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَجِیْءُ الْقُرْآنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَالرَّجُلِ الشَّاحِبِ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ: هَلْ

تَعْرِفُنِیْ؟ اَنَا الَّذِیْ کُنْتُ اُسْھِرُ لَیْلَكَ وَاُظْمِئُ ھَوَ حِرَكَ وَاِنَّ کُلَّ تَاجِرٍ مِنْ وَرَاءِ تِجَارَتِهٖ وَاَنَا لَكَ الْیَوْمَ مِنْ وَرَاءِ کُلِّ تَاجِرٍ فَیُعْطَی الْمُلْكَ بِیَمِیْنِهٖ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهٖ وَیُوْضَعُ عَلٰی رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ وَیُکْسٰی وَالِدَهُ حُلَّتَیْنِ لَا تَقُوْمُ لَهُمُ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا فَیَقُوْلَانِ: یَارَبِّ! اَنّٰی لَنَا ھٰذَا؟ فَیُقَالُ بِتَعْلِیْمِ وَلَدِکُمَا الْقُرْآنَ۔۔۔ وَاِنَّ صَاحِبَ الْقُرْآنِ یُقَالُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ: اِقْرَاْ وَارْقَ فِی الدَّرَجَاتِ وَرَتِّلْ کَمَا کُنْتَ تُرَتِّلُ فِی الدُّنْیَا فَاِنَّ مَنْزَلَتَكَ عِنْدَ آخِرِ آیَةٍ مَعَكَ)) [1]

’’اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز قرآن مجید ایک تھکے ماندے آدمی کی شکل میں اپنے پڑھنے والے کے پاس آئے گا اور پوچھے گا مجھے پہچانتے ہو؟ میں ہی وہ ہوں جس نے تجھے راتوں کو جگایا اور تجھے گرمی میں پیاسا رکھا۔ بے شک ہر تجارت کرنے والا اپنی تجارت کا ثمر حاصل کرنا چاہتا ہے۔ آج میں دوسرے (نیکی کے) تاجروں کو چھوڑ کر تیرے پاس آیا ہوں۔ چنانچہ (قرآن کی سفارش پر) پڑھنے والے کو دائیں ہاتھ میں بادشاہی دی جائے گی اور بائیں ہاتھ میں ہمیشگی کا پروانہ عطا کیا جائے گا۔ اس کے سر پر وقار اور عزت کا تاج رکھا جائے گا اور اس کے والدین کو وہ قیمتی لباس پہنائے جائیں گے جس کے مقابلے میں دنیا و مافیہا کی ساری دولت ہیچ ہو گی۔ قاری کے والدین عرض کریں گے اے رب! ہماری یہ عزت افزائی کس عمل کے بدلے میں ہوئی ہے؟ انہیں جواب دیا جائے گا اپنے بیٹے کو قرآن مجید پڑھانے کے بدلے میں۔ خود قاری سے قیامت کے دن کہا جائے گا قرآن مجید

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم الحديث : 2829۔

جس طرح دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا اسی طرح پڑھ اور جنت کے درجات چڑھتا جا۔ تیرا آخری درجہ وہی ہوگا جہاں تیری آخری آیت ختم ہوگی۔''

بَابُ الْقُرْآنُ شِفَاءٌ

بیان کہ قرآن میں شفاء ہے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ۬ وَهُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ﴾ [يونس : 57]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک نصیحت آ چکی ہے جس میں دلوں کی بیماریوں کے لیے شفا ہے اور وہ نصیحت اہل ایمان کے لیے ہدایت اور رحمت بھی ہے۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۙ وَلَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا ﴾ [بنى اسرائيل 82]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہم قرآن میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو مومنوں کے لیے شفاء ہے۔مگر ظالموں کے لیے خسارے کے علاوہ کسی چیز میں اضافہ نہیں کرتا۔''

وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ شِفَآءٌ ؕ ﴾

[حٰم السجدة : 44]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''(اے محمد ﷺ!) کہو! یہ قرآن اہل ایمان کے لیے ہدایت اور شفاء ہے۔''

حدیث :34

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُوْدِ يَدْخُلُ

عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ يَأْمَنُهُ، فَعَقَدَ لَهُ عُقَدًا، فَوَضَعَهُ فِيْ بِئْرِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَاشْتَكٰى لِذٰلِكَ اَيَّامًا، (وَفِيحَدِيْثِ عَائِشَةَ: سِتَّةَ اَشْهُرٍ)، فَاَتَاهُ مَلَكَانِ يَعُوْدَانِهِ، وَقَعَدَ اَحَدُهُمَا عِنْدَ رَاْسِهِ، وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ، وَقَالَ اَحَدُهُمَا: اَتَدْرِيْ مَا وَجْعُهُ؟ قَالَ: فُلَانٌ الَّذِيْ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ عَقَدَ لَهُ عُقَدًا، فَالْقَاهُ فِي بِئْرِ فُلَانِ الْاَنْصَارِيِّ،فَلَوْاَرْسَلَ اِلَيْهِ رَجُلاً، وَاَخَذَ مِنْهُ الْعُقَدَ لَوَجَدَ الْمَاءَ قَدْ اصْفَرَّ۔ فَاَتَاهُ جِبْرِيْلُ فَنَزَلَ عَلَيْهِ بـِ(الْمُعَوِّذَتَيْنِ)، وَقَالَ: اِنَّ رَجُلاً مِنَ الْيَهُوْدِ سَحَرَكَ، وَالسِّحْرُ فِي بِئْرِ فُلَانٍ، قَال فَبَعَثَ رَجُلاً (وَفِي طَرِيْقِ اُخْرٰى: فَبَعَثَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ) فَوَجَدَ الْمَاءَ قَدْ اصْفَرَّ فَاَخَذَ الْعُقَدَ فَجَاءَ بِهَا، فَاَمَرَهُ اَنْ يَحِلَّ الْعُقَدَ وَيَقْرَأَ آيَةً، فَحَلَّهَا، فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَيَحِلُّ، فَجَعَلَ كُلَّمَا حَلَّ عُقْدَةً وَجَدَ لِذٰلِكَ خِفَّةً فَبَرَأَ، (وَفِي الطَّرِيْقِ الْاُخْرٰى: فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ)، وَكَانَ الرَّجُلُ بَعْدَ ذٰلِكَ يَدْخُلُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَذْكُرْ لَهُ شَيْئًا، وَلَمْ يُعَاتِبْهُ قَطُّ حَتّٰى مَاتَ)) [1]

’’اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی رسول اکرم ﷺ کے پاس آتا جاتا تھا جس پر آپ ﷺ کو اعتماد تھا۔ اس نے آپ ﷺ کے لیے (دھاگوں میں) گرہیں لگائیں۔ (یعنی جادو کیا) اور اسے ایک انصاری کے کنوئیں میں ڈال دیا۔ اس جادو کے اثر سے آپ ﷺ کو تکلیف رہنے لگی (حضرت

[1] سلسلة الاحاديث الصحيحة، رقم الحديث : 2761۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں چھ ماہ کی مدت کا ذکر ہے) آپ ﷺ کے پاس عیادت کے لیے دو فرشتے (آدمی کی شکل میں) حاضر ہوئے ان میں سے ایک آپ ﷺ کے سر کے پاس بیٹھ گیا اور دوسرا آپ ﷺ کے پاؤں کے پاس، ایک فرشتے نے دوسرے سے پوچھا، کیا تمہیں معلوم ہے کہ آپ ﷺ کو کیا تکلیف ہے؟ دوسرے نے جواب دیا: فلاں شخص جو آپ ﷺ کے پاس آتا جاتا تھا اس نے آپ ﷺ پر گرہیں باندھ کر جادو کیا ہے اور فلاں انصاری کے کنویں میں (اشیاء) ڈالی ہیں۔ اگر آپ ﷺ کسی آدمی کو بھیجیں جو گرہ شدہ دھاگے وہاں سے نکالے تو (جادو کے اثر سے) وہ اس کنویں کا پانی زرد پائے گا (اس کے بعد) حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ ﷺ کو معوذتین پڑھنے کی ہدایت کی اور بتایا کہ یہودیوں میں سے ایک آدمی نے آپ ﷺ پر جادو کیا ہے جو فلاں کنویں میں ہے۔آپ ﷺ نے ایک آدمی بھیجا اور ایک روایت میں ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ کنویں کا پانی زرد ہو چکا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ گرہ شدہ دھاگے لے کر آئے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو گرہ کھولنے اور معوذتین کی آیات پڑھنے کی ہدایت کی۔آپ ﷺ آیات پڑھتے جاتے اور گرہ کھولتے جاتے تھے کہ ساری گرہیں کھل گئیں تو آپ ﷺ بالکل شفایاب ہو گئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ گویا آپ ﷺ باندھے گئے تھے اور (معوذتین پڑھنے کے بعد) آزاد ہو گئے ہیں۔اس واقعہ کے بعد وہ شخص (جادو کرنے والا) آپ ﷺ کے پاس آتا جاتا رہا لیکن آپ ﷺ نے اس سے کبھی اس بات کا ذکر نہیں کیا نہ ہی اس کی موت تک اس سے بدلہ لیا۔"

بَابٌ: اَلْقُرْآنُ وَمُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

قرآن مجید سے محمد رسول اللہ ﷺ کے تعلق کا بیان

حدیث: 35

((وَعَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِيْهِ، قَالَ: رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ وَفِيْ صَدْرِهٖ اَزِيْزٌ كَاَزِيْزِ الرَّحٰى مِنَ الْبُكَاءِ)) [1]

''اور حضرت مطرف اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا آپ ﷺ کے سینے سے رونے کے سبب ہنڈیا کے ابلنے جیسی آواز آرہی تھی۔''

حدیث: 36

((وَعَنْ اَبِيْ ذَرٍّ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰى اِذَا اَصْبَحَ بِاٰيَةٍ وَالْاٰيَةُ ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾)) [2]

''اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ قیام اللیل کے لیے کھڑے ہوئے اور ایک ہی آیت پڑھتے پڑھتے صبح کر دی وہ آیت یہ تھی: ﴿اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ [المائدة : 118] اگر تو انہیں عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر انہیں معاف فرمادے تو تو غالب اور حکمت والا ہے۔''

---

1. سنن ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب البکاء فی الصلاة، رقم 904۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔
2. سنن نسائی، کتاب الافتتاح، باب تردید الآیة، رقم : 1010۔ محدث البانی نے اسے ''حسن'' کہا ہے۔

بَابُ الْقُرْآنِ وَالصَّحَابَةِ رضی اللہ عنہم

قرآن مجید کے ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعلق کا بیان

حدیث: 37

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ رضی اللہ عنہ مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ بَرْكَ الْغِمَادِ لَقِيَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ؟ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْرَجَنِي قَوْمِي فَأُرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ وَأَعْبُدَ رَبِّي، قَالَ ابْنُ الدَّغِنَةِ: فَإِنَّ مِثْلَكَ يَا أَبَابَكْرٍ لَا يَخْرُجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَأَنَا لَكَ جَارٌ ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ فَرَجَعَ وَارْتَحَلَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغِنَةِ فَطَافَ ابْنُ الدَّغِنَةِ عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ لَا يَخْرُجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَيَصِلُ الرَّحِمَ وَيَحْمِلُ الْكَلَّ وَيَقْرِي الضَّيْفَ وَيُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَلَمْ تُكَذِّبْ قُرَيْشٌ بِجِوَارِ ابْنِ الدَّغِنَةِ وَقَالُوا لِابْنِ الدَّغِنَةِ مُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ وَلَا يَسْتَعْلِنْ بِهِ فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَائَنَا وَأَبْنَائَنَا فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغِنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ ثُمَّ بَدَا لِأَبِي

بَكْرٍ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ فَيَنْقَذِفُ عَلَيْهِ نِسَاءُ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاؤُهُمْ وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا بَكَّاءً لَا يَمْلِكُ عَيْنَيْهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ وَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغِنَةِ فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا إِنَّا كُنَّا أَجَرْنَا أَبَا بَكْرٍ بِجِوَارِكَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَقَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ فَابْتَنَى مَسْجِدًا بِفِنَاءِ دَارِهِ فَأَعْلَنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَائَنَا وَأَبْنَائَنَا فَانْهَهُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلَ وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ بِذَلِكَ فَسَلْهُ أَنْ يَرُدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ وَلَسْنَا مُقِرِّينَ لِأَبِي بَكْرٍ الِاسْتِعْلَانَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغِنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتَ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ فَإِمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى ذَلِكَ وَإِمَّا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيَّ ذِمَّتِي فَإِنِّي لَا أُحِبُّ أَنْ تَسْمَعَ الْعَرَبُ أَنِّي أُخْفِرْتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَإِنِّي أَرُدُّ إِلَيْكَ جِوَارَكَ وَأَرْضَى بِجِوَارِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ))۔ [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب مسلمانوں کو (قریش مکہ کی طرف سے) سخت تکلیفیں دی جانے لگیں تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہجرت حبشہ کے لیے مکہ سے نکلے۔ جب برک الغماد (جگہ کا نام) پہنچے تو قارہ قبیلہ کے سردار ابن دغنہ سے ملاقات ہوگئی اس نے پوچھا ابوبکر رضی اللہ عنہ! کہاں جا رہے ہو؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب هجرة النبی ﷺ، رقم الحدیث : 3905۔

جواب دیا: میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے میں کسی دوسرے ملک جا رہا ہوں تا کہ اپنے رب کی عبادت کر سکوں۔'' ابن دغنہ نے کہا ''ابوبکر رضی اللہ عنہ! تجھ جیسا (شریف) آدمی نکلتا ہے نہ نکالا جاتا ہے تم بے سہاروں کو سہارا دیتے ہو، صلہ رحمی کرتے ہو، دوسروں کا بوجھ (یعنی قرض) اپنے سر لیتے ہو، مہمان کی عزت کرتے ہو اور جھگڑوں میں حق کی حمایت کرتے ہو لہٰذا میں تمہیں اپنی پناہ میں لیتا ہوں واپس چلو اور اپنے شہر میں رہ کر اپنے رب کی عبادت کرو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابن دغنہ کے کہنے پر مکہ واپس تشریف لے آئے۔ شام کے وقت ابن دغنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ قریشی سرداروں کے پاس گیا اور کہا ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا آدمی (از خود) کبھی نہیں نکلتا نہ نکالا جاتا ہے۔ کیا تم ایک ایسے آدمی کو نکالنا چاہتے ہو؟ جو بے سہاروں کا سہارا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، دوسروں کا بوجھ اٹھاتا ہے، مہمان نوازی کرتا ہے اور معاملات میں حق کی حمایت کرتا ہے؟ قریش نے ابن دغنہ کی امان تو رد نہ کی البتہ یہ کہا ''ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تاکید کر دو کہ اپنے گھر میں رہ کر اللہ کی عبادت کرے، نماز پڑھے، قرآن پڑھے جتنا چاہے لیکن ہمیں ان باتوں سے اذیت نہ پہنچائے۔ اور نہ ہی علانیہ یہ کام کرے اس کے علانیہ کام کرنے سے ہمیں ڈر ہے کہ ہماری عورتوں اور بچے فتنے میں نہ پڑ جائیں۔ ابن دغنہ نے یہ ساری باتیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہہ دیں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس شرط پر مکہ میں قیام پذیر ہوئے کہ وہ اپنے گھر کے اندر ہی اپنے رب کی عبادت کریں گے، نماز علانیہ نہیں پڑھیں گے اور نہ اپنے گھر سے باہر قرآن مجید کی تلاوت کریں گے۔ پھر اچانک حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی۔ اس میں نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے، مشرکین کے بچے اور عورتیں اکٹھے ہو جاتے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تلاوت سن کر حیران ہوتے اور مسلسل ان کی طرف دیکھتے رہتے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (اللہ کے ڈر سے)

بہت زیادہ رونے والے تھے۔ جب قرآن مجید کی تلاوت کرتے تو آنسوؤں پر اختیار نہ رہتا۔ یہ صورت حال دیکھ کر قریش نے ابن دغنہ کو بلا بھیجا وہ آیا تو قریشی سرداروں نے اس سے شکایت کی ہم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے تیری امان اس شرط پر قبول کی تھی کہ وہ اپنے گھر میں ہی اپنے رب کی عبادت کرے گا لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس شرط کی خلاف ورزی کی ہے اپنے گھر کے صحن میں مسجد بنائی ہے اور اس میں علانیہ نماز پڑھتا ہے۔ اور قرآن مجید کی تلاوت بھی کرتا ہے۔ ہمیں خدشہ ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے گمراہ ہو جائیں گے۔ لہٰذا تم ابوبکر رضی اللہ عنہ کو روکو اگر وہ چاہے تو اپنے گھر کے اندر رہ کر اپنے رب کی عبادت کرے، لیکن اگر وہ نہ مانے اور علانیہ عبادت کرنے پر اصرار کرے تو پھر اس سے اپنی امان واپس لے لو، ہم تمہاری امان نہیں توڑنا چاہتے، لیکن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی علانیہ عبادت ہمیں کسی صورت برداشت نہیں ہے۔ چنانچہ ابن دغنہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ میں نے تمہارے معاملے میں قریشی سرداروں سے جو شرط طے کی تھی، وہ تجھے معلوم ہے یا تو اس شرط پر قائم رہو یا میری امان واپس کر دو۔ میں یہ پسند نہیں کرتا کہ عرب لوگ یہ سنیں میں نے جس کو امان دی تھی وہ توڑی گئی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں تیری امان واپس کرتا ہوں اور اللہ عزوجل کی امان پر راضی ہوں۔‘‘

حدیث: 38

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: كَانَ الْقُرَّاءُ اَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ وَمَشَاوَرَتِهِ كُهُوْلًا كَانُوْا أَوْ شُبَّانًا۔))[1]

’’اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ (امور

[1] صحیح بخاری، کتاب التفسیر، باب تفسیر سورۃ الاعراف، باب خذ العفو، رقم الحدیث : 4642۔

ملکیت چلانے کے لیے) بیٹھنے والے اور مشورہ دینے والے تمام (حضرات) قرآن مجید کے قاری ہوتے، خواہ بوڑھے ہوتے یا جوان۔''

بَابٌ عِقَابِ مَنْ قَرَءَ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَعْمَلْ بِهِ

قرآن مجید پڑھنے اور اس پر عمل نہ کرنے کی سزا کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ [الجمعة : 5]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اُن لوگوں کی مثال جنہیں تورات پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے، پھر انہوں نے اس پر عمل نہیں کیا، اس گدھے کی ہے جو گناہوں کا بوجھ اُٹھائے پھرتا ہے، بڑی بُری مثال ہے اُن لوگوں کی جنہوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلا دیا، اور اللہ ظالم قوم کو راہِ راست نہیں دکھاتا ہے۔''

حدیث: 39

((وَعَنْ أُسَامَةَ رضی اللہ عنہ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيْ فُلَانُ مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ كُنْتُ آمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ)) [1]

''اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی کو لیا جائے گا اور اسے جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس کی

[1] صحيح بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة النار، رقم الحديث : 3268۔

انتڑیاں پیٹ سے باہر نکل آئیں گی۔ پھر جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے اسی طرح وہ آدمی اپنی انتڑیوں کے گرد گھومے گا۔ اہل جہنم اس کے پاس اکٹھے ہوں گے اور پوچھیں گے اے فلاں! تمہیں کیا ہوا؟ تم تو ہمیں نیکی کا حکم دیتے تھے اور برائی سے روکتے تھے؟ وہ جواب دے گا ہاں! میں تمہیں نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتا تھا، تمہیں برائی سے روکتا تھا لیکن خود برائی کا ارتکاب کرتا تھا۔''

بَابُ عِقَابِ مَنْ قَالَ فِي الْقُرْآنِ بِرَأْيِهِ

اپنی رائے سے قرآن مجید کی تفسیر کرنے کی سزا کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْۤ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْۤ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝۴۰ ﴾ [حٰم السجدة : 40]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک وہ لوگ جو ہماری آیات میں تحریف کرتے ہیں وہ ہم سے مخفی نہیں۔ بھلا جو شخص آگ میں ڈالا جانے والا ہے، اچھا ہے یا وہ قیامت کے روز امن کے ساتھ آنے والا ہے؟ تم جو چاہو کرو (لیکن یاد رکھو) جو کچھ تم کر رہے ہو اللہ اسے یقینا دیکھنے والا ہے۔''

حدیث :40

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَلْمِرَاءُ فِي الْقُرْآنِ كُفْرٌ))[1]

''اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

---

[1] سنن أبوداؤد، کتاب السنة، باب النهی عن الجدال فی القرآن، رقم الحديث : 4603۔ محدث البانی نے اسے ''حسن صحیح'' کہا ہے۔

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیثِ نبویہ

مراجع ومصادر

1- قرآن حکیم۔

2- الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى، ومعه فتح البارى، المكتبة السلفية، دارالفكر، بيروت۔

3- الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر، مطبعة مصطفى البابى الجلبى، القاهرة، ١٣٩٨هـ۔

4- السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت ٢٧٥هـ)، دار إحياء السنة النبوية، القاهرة۔

5- السنن لعبد اللّٰه محمد بن يزيد القزوينى، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى، مطبعة الحلبى، القاهرة۔

6- السنن لأبي عبد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت ٣٠٣هـ)، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع، الرياض۔

7- سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى، طبعة مكتبة المعارف، الرياض۔

8- صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج، تحقيق: محمد فؤادعبدالباقى، دار إحياء التراث، بيروت۔

9- مشكوٰة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت۔

10- صحيح الترغيب والترهيب للألبانى، المكتب الإسلامى.